الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ○

مبدأ و معاد

تصنیف لطیف

حضرت قیوم اول شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

شیخ القرآن والحدیث، مفتی، مفسر

ڈاکٹر علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی

ناشر مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور 0321 8401546

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ 0334 9707302

مبدأ و معاد

تصنیفِ لطیف

قیومِ اوّل حضرت شیخ احمد، مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

شیخ القرآن والحدیث، مفتی، مفسر، ڈاکٹر، علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ

نام کتاب	:	مبدأو معاد
مصنف	:	قیوم اوّل حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	شیخ القرآن والحدیث مفتی، مفسر ڈاکٹر عابد حسین سیفی
طباعت اوّل	:	فروری 2009ء
زیر اہتمام	:	فیاض احمد محمدی سیفی
ناشر	:	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
تعداد	:	1100
قیمت	:	90 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ سیفیہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ فقیر آباد شریف (لکھوڈیر بند روڈ لاہور)

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ حسین ٹاؤن راوی ریان شریف

جامعہ جیلانیہ رضویہ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

سیفیہ دواخانہ نزد گلشن مارکیٹ چوک نیو ملتان، حکیم الامت صوفی محمد عمران عابدی سیفی

بشروں کو خواص فرشتوں پر فضیلت بخش دی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو محمد رسول ﷺ کو تمام جہانوں کی رحمت (رحمۃ العالمین) کا مرتبہ دیتی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو ولایت سے نبوت تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو نبوت سے رسالت تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو اولیائے عشرت کو گوشہ نشین اولیاء پر برتری عطا کرتی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو محمد رسول ﷺ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سبقت دیتی ہے۔ بعد اس کے کہ وہ گھوڑے کے دونوں کانوں کی مانند تھے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو صحو کو سکر پر ترجیح دیتی ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو نبوت کو ولایت سے افضل قرار دیتی ہے۔ ناسمجھوں کے برعکس۔ یہ وہ غفلت جس کے سبب قطب ارشاد، قطب ابدال پر فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جس کی تمنا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔اس مقام پر فرماتے ہیں۔ **یا لیتنی صحو محمد** (اے کاش میں حضرت محمد ﷺ کی بھول ہوتا)۔ یہ وہ غفلت ہے کہ حضور اس کا ادنیٰ خادم ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ وصول اس کے حصول کا پیشرو ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو بظاہر زوال ہے مگر حقیقت میں عروج ہے۔ یہ وہ غفلت ہے کہ جو خواص کو عوام کے مشابہ بنا دیتی ہے اور ان کے کمالات کے گنبد بن جاتی ہے۔

ع گر بگویم شرح این بے حد شود

ترجمہ: اگر میں اس کی تفصیل بیان کروں تو بے حساب ہو جائے گی۔

قلیل (تھوڑی چیز) کثیر (بہت زیادہ) پر دلالت کرتی ہے اور قطرہ وسیع سمندر کی خبر دیتا ہے۔ اور سلامتی ہو اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اور حضرت محمد مصطفیٰ، اُن پر اور اُن کی آل اطہار پر اتم اور اکمل درود و سلام ہو، کی اتباع کو لازم رکھے۔

منھا۔ حضرت ختم المرسلین ﷺ تمام انبیاء کرام علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کے درمیان تجلیٔ ذاتی کے ساتھ ممتاز ہیں۔ اور اس دولت کے ساتھ جو تمام کمالات سے بلند ہے، مخصوص ہے اور ان (یعنی نبی کریم ﷺ) کے کامل فرمانبرداروں کے لیے اس مقام خاص سے حصہ

ہے (یعنی کامل اتباع کرنے والوں کو بھی حصہ ملتا ہے)۔ یہ نہ کہا جائے کہ اس تقدیر سے لازم آتا ہے کہ اس امت (محمدیہؐ) کے کامل، تمام انبیاء کرام سے افضل ہو گئے۔ اور یہ اہل سنت و جماعت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ اور یہ فضیلت جزوی نہیں ہے کہ اس سے شبہ کو دور کیا جائے بلکہ (یہ فضیلت) کلی ہے۔ کیونکہ بندگانِ خدا کی فضیلت (ایک دوسرے پر) قرب الٰہی جل سلطانہٗ کے سبب ہے۔ جو بھی فضیلت ہے اس فضیلت سے کمتر اور ادنیٰ ہے۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس امت کے کاملین کو اس مقام سے جو حصہ ملا ہے (اس سے) ان کا اس مقام تک وصول ہو گیا ہے۔ اور فضیلت کا تعلق وصول کے ساتھ ہے۔ اس امت جو تمام امتوں سے بہتر ہے، کے کاملین کا انتہائی عروج انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کے قدموں کے نیچے تک ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات والتحیات کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں، ان کا انتہائی عروج، کسی نبی کے قدم کے نیچے تک ہے جو تمام انبیاء سے کمتر ہے۔ المختصر اس امت کے کامل تابع فرمانوں کو نیچے کے مقام میں فوق الفوق کے مقام کے کمالات، جو اُن کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہیں، سے پورا حصہ ملتا ہے۔ خادم جہاں کہیں بھی ہو گا اس کے مخدوم کا بچا کھچا اسے پہنچ جائے گا۔ دُور کا خادم (اپنے) مخدوم کی بدولت وہ کچھ پا لیتا ہے جو قریب رہنے والوں کو خدمت کی دولت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

در قافلہ کہ اوست دانم نرسم   این بس کہ رسد زِ دُور بانگ جرسم

ترجمہ: وہ جس قافلہ میں ہے، میں جانتا ہوں کہ پہنچ نہ سکوں گا۔ (میرے لیے) بس یہی (کافی) ہے کہ دور سے گھنٹی کی آواز مجھ تک پہنچے۔

جاننا چاہیے کہ کبھی مریدوں میں اپنے پیروں کے بارے میں یہ وہم پیدا ہو جاتا ہے اور پیروں کے مقامات کا حصول ان کو برابری کے خیال میں ڈال دیتا ہے۔ (یعنی وہ خود کو

الصلوٰۃ والسلام کو محبت میں زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ دیا۔اور دائمی خسارے میں پڑ گئے۔لیکن اگر ہمیں کوئی اس (زیادتیٔ محبت) کے سوا فضیلت دیتا ہے تو جائز ہے۔بلکہ طریقت میں یہ واجب ہے۔اور ایسی فضیلت دینا مرید کے اختیار میں نہیں ہے۔بلکہ اگر مرید آمادہ ہوتو اس میں بے اختیار یہ اعتقاد پیدا ہو جاتا ہے۔اور پیر کے کمالات کے وسیلہ سے (سب کچھ) حاصل کرتا ہے۔اگر ایسی فضیلت دینا مرید کے اختیار میں ہوتو وہ تکلف سے ایسا کرتا ہے جو کہ ناجائز ہے اور اس کا کوئی نتیجہ بھی نہیں نکلتا۔

منھا ۔نفی اثبات میں اعلیٰ درجہ کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللّٰہ** کے ساتھ یہ ہے کہ جو کچھ آنکھ، عقل، کشف اور شہود میں نظر آتا ہے تو وہ تنزیہہ صرف اور بے کیف محض دکھائی دیتا ہے تو یہ سب لا کے تحت داخل ہے اور اثبات کی جانب کے علاوہ ہے۔اس کلمہ کے علاوہ (کسی اور کلمہ سے) کلام کرنا، گو وہ قلب کے موافق ہو، بے نتیجہ ہے۔سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور حضرت محمد مصطفٰے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات کی اتباع کو لازم جانا۔

منھا۔ حقیقتِ قرآنی اور حقیقتِ کعبہ ربانی، حقیقتِ محمدی علی مظہرھا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر فوقیت رکھتے ہیں۔اس لیے حقیقتِ قرآنی، حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امام ہے اور حقیقتِ کعبہ ربانی، حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجود ہوگی۔اس کے باوجود حقیقت کعبہ ربانی، حقیقت قرآنی پر فوقیت رکھتی ہے۔اس جگہ (یعنی حقیقتِ کعبہ ربانی میں) بے صفتی اور بے رنگی ہے۔اور شیونات واعتبارات کے وہاں رہنے کی گنجائش نہیں ہے۔اور تنزیہہ وتقدس کو بھی وہاں حاضر ہونے کی مجال نہیں۔ ع

آنجا ہمہ آنست کہ بر تر ز بیان است

(وہاں پر وہ سب کچھ ہے جو بیان نہیں کیا جا سکتا)۔یہ وہ معرفت ہے کہ اہل اللہ میں سے کسی نے بھی اس پر زبان نہیں کھولی اور رمز و اشارہ سے بھی کوئی بات نہیں کی۔اس درویش کو اس عظیم نعمت سے مشرف کیا گیا اور انسانوں کے درمیان ممتاز بنایا گیا۔یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ

کے حبیب اور اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ و آلہ من الصلوات افضلھا و من التسلیمات اکملھا کے صدقے اور برکت سے عنایت ہوا۔ جاننا چاہیے کہ صورتِ کعبہ، اشیاء کی صورت کے مسجود کی طرح ہے اور حقیقتِ کعبہ بھی ان اشیاء کے حقائق کی مسجود ہے۔ اور میں ایک عجیب بات کہتا ہوں۔ کسی نے اس کو سنا اور نہ کسی خبر دینے والے نے اس کی خبر دی۔ اللہ سبحانہٗ نے مجھ کو اس کی خبر دی۔ اور اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے اس کا الہام عطا کیا۔ آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات کی رحلت کے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ آتا ہے کہ حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مقام سے عروج فرماتی ہے اور حقیقتِ کعبہ کے مقام سے مل جاتی ہے۔ اس وقت حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، حقیقت کعبہ کے مقام سے مل جاتی ہے۔ اس وقت حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، حقیقتِ احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام پاتی ہے اور ذاتِ واحد جلّ سلطانہٗ کی مظہر بن جاتی ہے اور دونوں اسم مبارک اسم بامسمّٰی ثابت ہو جاتے ہیں اور پچھلا مقام حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) سے خالی ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرماتے ہیں اور وہ شریعتِ محمدی علیھا الصلوات والتسلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اس وقت حقیقتِ عیسوی (علیہ السلام) اپنے مقام سے عروج کرتی ہے اور حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) کا جو مقام خالی ہو گیا تھا، اس میں قرار پکڑتی ہے۔

منھا۔ اگر کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ** نہ ہوتا تو جنابِ خداوند قدس جلّ سلطانہٗ کی راہ کون دکھاتا۔ اور توحید کے چہرہ سے پردہ کون ہٹاتا اور جنتوں کے دروازے کون کھولتا۔ بے شمار صفاتِ بشریہ کلند (لوہے کا بنا ہوا کاشتکاری کا ایک آلہ یعنی گسّی) کے استعمال سے اس **لا** (کی زمین) کو کھودتی ہیں۔ اور پوری کائنات کے تعلقات اس نفی (**لا**) کی تکرار کی برکت سے منتفی ہو جاتے ہیں۔ اور اس (کلمہ کی) نفی جھوٹے کے آلہ کا انکار کر دیتی ہے۔ اور اس (کلمہ) کا اثبات معبود برحق جل شانہٗ کو ثابت کر دیتا ہے۔ سالک امکانی مدارج کو اس (کلمہ) کی مدد سے

چودھویں صدی

کی

غیر معمولی اہمیّت

مولانا دوست محمد شاھد
مؤرّخ احمدیّت

چودھویں صدی

کی

غیر معمولی اہمیت

مولانا دوست محمد شاھد
مؤرخِ احمدیت

باجازت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ۔ ربوہ

نام کتاب ـــــــ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

مصنّف ـــــــ مولانا دوست محمدؐ شاہد

ناشران ـــــــ جمال الدّین انجم ، غلام مرتضےٰ ظفر

ادارہ ـــــــ احمد اکیڈمی ربوہ

مطبع ـــــــ محمد محسن ، لاہور آرٹ پریس ، لاہور

تاریخِ اشاعت ـــــــ مارچ ۱۹۸۱ء

کتابت ـــــــ نور الدین خوشنویس ۔ ربوہ

نگرانِ اشاعت ـــــــ سلطان احمد مبشر

- اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ اولوالعزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا۔

۳۔ حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۱ھ ۱۵۶۴ء - ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں :-

"میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آن سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانۂ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پاکر اس کے ساتھ) متحد ہوجائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہوجائے گا۔" ("مبدأ ومعاد" مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہٗ مع اردو ترجمہ از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی باہتمام ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸ ۔۔۔ ص ۲۰۵)

۴۔ حضرت امام علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ - ۱۶۰۶ء)